

امریکی

کوہ هندوستان کا تخلیقی فیضان

کیتھرین مائرس

عصری تناظر اور مخلوط نسلی تخلیقی ہیئتیں



پانچ ہم عصر آرٹسٹوں میکال پیٹر کین، شیرلوٹ کین، ننسی بودن، جیس کوک اور رابرٹ کرش بادم ان لوگوں میں شامل اشاعت کے ساتھ نئی شدت ملی۔ لکھنی نے ایسے بہت سے ہیں جنہوں نے ہندوستان کے ساتھ فنا کارانہ اور دشوار اور بیرونی و نیشنلیت کی تجربہ کی دنیا میں روحاںی عمل کا ترتیبی نقشہ بنایا گیا و نیشنلیت کی روایت برقرار رکھی ہے اور ان کی شیرازجہت اور انہی کی افرادی طریقوں کی بنیادی مثال پیش کی جن طریقوں سے ہندوستان آئے اور بار بار آتے رہے۔ ۱۹۹۶ء اور ۲۰۰۷ء میں امریکی آرٹسٹوں نے ہندوستان سے اکتساب فیض کیا۔

جب ماکل فل بر ایجٹ فیلوشپ پر تھے اس وقت دونوں نے ۱۹۶۰ کی دہائی میں اپنی عملی زندگی کے آغاز میں فن کارانہ طرز کے نمونوں کی تلاش میں سرگردان ماکل پیٹر کین، جو اس ہندوستان میں اے امینی گزارے۔ ان میکیوں کے دوران ماکل وقت بیتل یونیورسٹی میں پینٹنگ کے طالب علم تھے اور گریجویشن نے ہندوگھسے سازی کی زندہ روانیوں کا مطالعہ کیا اور ان پر عمل کیا۔ جب کہ شیرلوٹ پچھما اور بے پور میں روایتی منی اپنے ہندوستانی مذہبی لیدروں کی سوانح اور کلاسیک ہندوستانی موسیقی پیٹر کین کے ساتھ کام کرتی رہیں۔

اپنے اپنا طریقہ کار بنا لیا۔ ان کی ابتدائی ہیئتیں میں ۱۹۶۰ء کی پروگراموں کے ذریعہ ہندوستانی آرٹ اور لگنگ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانے کی کوشش شروع کی۔ کارا سوامی نے ۱۹۷۱ء میں بڑی کے میل آرٹ کی بنیادی تجربہ کے تائزہ نتیجوں کی ایجاد سے ہماری کام کا جانے کے عمل اور کام کا حجج معنون میں کہی ختم نہ ہوئی کے میل آرٹ کی بنیادی تجربہ کے تائزہ نتیجوں کی ایجادی اور بار بار آتی تجربے کو باشور بننے کے تجربے کا جڑواں بھائی قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طریقہ کے باشور بنتے ہوئے اسی طریقہ کے ساتھ کام کیا۔ ہر مجسمہ سازی پر کم از کم ۱۲ ماہ درستکاروں کے ساتھ کام کرتے ہوئے کیون اور ان کے ساتھیوں نے ہر مجسمے کی سطح پر شعور اور کائنات، دونوں کے اندر تھے میں بھی دلچسپی پیڑا ہوئی۔ جن میں پانی، بیداری کے لامتنازع میدان کی جھلکیاں، بھی وکھائیں۔ جس اسلامی زیورات میں بھی دلچسپی پیڑا ہوئی۔ اس طریقہ کے ساتھ کام کیا۔ ایسا کہنا ہے، میں ایسا سمجھتا ہوں کہ ہماری کاوشوں سے کیون کو اس آرٹ کی تخلیق کے امکانات کریں کی تحریک ملی نظر آتی ہیں اور جن سے فطرت کو پرانی افراد میں دیکھا جاسکتا ہے اور کائناتی اظہار کے اصول بیدار ہوتا ہے اور خاص شعور کا اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور بیدار ہوتا ہے جس سے خاص شعور کا اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور بیدار ہوتا ہے اور کائناتی اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور کا اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور بیدار ہوتا ہے۔

مائکل پیٹر کین کا کام بہ تعاون: گارٹکسپریا، اوم پرکاش کسپریا، راجیش کسپریا، پابو و شواکر مان اور راکیش اگروال۔

sEVEnIEVEIsOVEn، (دائیں)
زیر تکمیل ڈی جیٹل کام، تانیے کا
۲۰۰۵ء سینٹی میٹر، ۱۳۴۳۰۴۲۹

becOMingsoUReesOut، (نیچے)
پیتل پر کانسے کا کام
۲۰۰۱ء سینٹی میٹر، ۲۰۰۱۵۰



کسی بھی دھات کی چادر کو تھوڑے سے پیٹ پیٹ کرتیں جتنی صورت میں ڈھالنا ایک ایسی تکنیک ہے جسے مغرب میں لوگ بھول گئے ہیں لیکن کیون نے اسے گلوں اور مخروطوں جیسے اقلیدی جسماتوں میں ریلیف پیٹنوس کو مرتب کرنے کے لیے اسے اپنا طریقہ کار بنا لیا۔ ان کی ابتدائی ہیئتیں میں ۱۹۶۰ء کی دہائی کے میل آرٹ کی بنیادی تجربہ کے تائزہ نتیجوں میں ہے۔ اسی طریقہ کے ساتھ کام کیا۔ ہر مجسمہ سازی پر کم از کم ۱۲ ماہ درستکاروں کے ساتھ کام کرتے ہوئے کیون اور ان کے ساتھیوں نے ہر مجسمے کی سطح پر کیون کہنا چاہئے آرٹیشی نقش و نگار بنائے۔

کیون کو اس آرٹ کی تخلیق کے امکانات کریں کی تحریک ملی اور جن سے فطرت کو پرانی افراد میں دیکھا جاسکتا ہے اور کائناتی اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور کا اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور بیدار ہوتا ہے اور کائناتی اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور کا اظہار ہوتا ہے اور خاص شعور بیدار ہوتا ہے۔

ہندوستان کے فکرائیہ ثقافتی، فلسفیانہ اور روحانی روایتوں کے ساتھ اپنے اس بات کا احساس ہے کہ حقیقت کے مافق تجربات کے نیگی دوشاپتوں کے درمیان تصادم کی وجہ سے ہونے والے اشتھان، پر دیس سے لائے گئے فن پاروں کی پیچان اور اس کی گز نتیجہ ہے جس میں تجربی نقشے ہیں کہ جنتر اور مسئلہ استعمال کے جاتے ہیں، ان کے بھائی اثاثت مرتب ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں صدی کے وسط سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ نامور امریکی موضوعیت پسند فکاروں جیسے کہ رالف ولڈ ویرسن اور ہیزیری ڈیوڈ ٹھورپو نے ہندوستانی روحانیت کی غیر مشموی نوعیت کے افکار خصوصیات سے استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن پچھا جیسی بھی ہیں جو عالمی دلچسپی اور آگاہی کی مثالوں کے طور پر خالق انسانی فن کارانہ کوششوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اپنی کا اسلوب اور اظہار کی شریعت ہے۔ جیسے کہ تجربی اظہار پسند پینٹر ایڈن ہارڈ اور ہم عصر ویڈیو آرٹسٹ بل ویولا جو اسی وقت سے ہی ہندوستان میں امریکیوں کی رسمی تقاضا دہ اور گمراہ کوششوں کا تذکرہ کیا ہے جن کا ابتدائی نیک نیتی سے دوسری شافتونوں کے ساتھ ربط ضبط رکھنے کے بھی پائیدار اثرات پر نہ کے اندیشہ موجود ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ انہوں نے آزادی اور روش خالی کے جاری رہنے اور لفظ کے صحیح معنوں میں کہی ختم نہ کیا۔ اسی دو نسلی ہیئت و بودھ میں آتی ہے اور نئے عوامل اور یونیورسٹی پروگراموں سے ان اثرات کو اور تقویت ملی۔ اسی کے متوالیں بڑی نمائشوں جیسے کہ ہندوستانی میلions کے ذریعہ ۱۹۸۵ء میں میوزیکم کے نمایاں لیکچن تیار کئے۔ کارا سوامی پرے امریکے میں میوزیکم کے نمایاں لیکچن تیار کئے۔ کارا سوامی ۱۹۷۱ء میں بوشن میوزیکم آف فان آرٹس میں ہندوستانی آرٹ سے وجود میں آتا ہے وہ بدلے کے پر امانت تجربہ پر اپنے دلچسپی کے کیپر بنائے گئے۔ ہندوستانی فلسفہ، مذہب اور آرٹ میں ہے۔ اس میں دونلی ہیئت و بودھ میں آتی ہے اور نئے عوامل اور علامات کی دریافت ہوتی ہے۔ ان تعلقات کو موثر طریقے سے ساتھ بڑی نمائشوں جیسے کہ گذرنا ایک بڑا چیخنے ہے۔ اپنی کتاب این آرٹ آف آراؤن: دی اسپریچوکل ان ٹوئن ٹی اٹھ میوزیکوں میں پہنچ گئی۔

چیخنی آرٹ میں رو جرلپی نے کہا ہے کہ جن آرٹسٹوں کا جھکاؤ میں مدد کرتی ہے اور اس نے ہندوستانی اور امریکی آرٹسٹوں کو ایک دوسرے کے اثرات اور تکنیک میں حصہ دار بننے میں مدد کی ہے اور مصوروں نے شعور کی توسعہ کے مشرقی طریقے سے ہیں۔ اپنے عہد میں رہتے ہوئے ان چیزوں کو پھر سے برتنے کی



لو لوں لو
چار لوٹ کین
گاؤج آن پپر
۲۰۰۳ سینٹی میٹر، ۲۲x۳۰

اہرتے ہوئے عالیٰ کلپر تک لے جاتے ہیں اور اس طرح ملکی
معیشت کو عالمی معیشت سے ہم آہنگ کرنے کے عمل، گلو بلازیشن
کے، یکسانیت لانے کے رحمات کا سد باب کرتے ہیں۔“
اپنے کام میں ماہر منیٰ اپچر مصوروں، جیسے کہ جما جل پر دلش کے
وہج شرما اور جستھان کے بنو شرما کے ساتھ کام کرتے ہوئے
شیرلوٹ کینن نے پینٹنگ کی ایک ایسی تکنیک ابجاد کی جو ایسی
شیوں سے مطابقت کرتی ہیں جن سے داخلی خاموشی اور لاحدہ
ہونے کا احساس بیدار ہو سکے۔ ان کو یہ احساس ہے کہ وہ منیٰ اپچر
پینٹنگ کی تکنیک کا استعمال کر کے، خاص کر منٹ برش اسٹروک کے
ذریعہ تہنا کر، وہ اس لائق ہو سکی ہیں کہ برش کے نوک اور کاغذ کے
درمیان جس جگہ رابط قائم ہوتا ہے وہاں وہ اپنے شعور کو بیجا کر سکیں۔
کہہ ہندوستانی کاغزوں پر شیرلوٹ کینن کی گواہی پینٹنگ میں
نمہی شیوں کو دہلیا گیا ہے۔ بالخصوص بڑی کیڑی بیٹتوں کو جو کولام
یا رنگوں کی جلا تی ہیں۔ یہ کولام یا رنگوں کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ہر



امریکن بک آف دی ڈیڈ
دی میکانکس آف پریئر
جیسے اے کوک
کائنٹ، انثر ایکٹو پیس ۱
۲۰۰۱ سینٹی میٹر، ۳۸x۳۰



ہیروڈ گیٹ
رابرت کرش باوم
لکڑی پروائل پینٹ
۱۳۸x۳۰ سینٹی میٹر

فن کی تخلیق اس وقت ہوتی ہے جب ثقافت
کی ہمه جہتی ایک دوسرے پر اپنے اثرات
ڈالتی ہے اور اس اختلاط سے نئی راهیں اور نئی
تشبیهات کا جنم ہوتا ہے۔